گاندھی نگر کے اکشردھام مندر پر دہشت گردانہ

حملہ

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۵۱ شمارہ ۴۲ ۴ر تا ۱۰ر اکتوبر ۲۰۰۲ء ۲۶ر رجب تا ۳ر شعبان ۱۴۲۳ھ

ملک کے اتحاد و یکجہتی کے خلاف سازش

کسی بھی فرقہ کی عبادت گاہ پر حملہ ایک گھناؤنا جرم ہے اور اگر اس حملے کی پشت پر پاکستان کا ہاتھ ہے تو اس کی یہ حرکت سراسر اسلام کے خلاف ہے ـــ محمد سالم جامعی

انکل سام کی سرپرستی میں عالمی دہشت گردی کو ہوا دینے کے مترادف ہوں، وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی ملک کے عوام کو تحفظ کی یقین دہانیوں اور وزیر داخلہ اور نائب وزیر اعظم مسٹر ایل کرشن اڈوانی کی اس لاف زنی کے باوجود کہ گجرات میں لا اینڈ آرڈر اور امن و قانون کی حالت انتہائی بہتر ہوگئی ہے، گجرات کی راجدھانی گاندھی نگر میں واقع عظیم ترین "اکشردھام مندر" میں دہشت گردوں نے کھلے عام داخل ہوکر یہ ثابت کردیا ہے کہ امریکہ ہو یا انڈیا یا کوئی دوسرا ملک اس تک ان کے لیے پہنچنا کسی ایسے مشکل نہیں ہے۔ گاندھی نگر کے اکشردھام مندر میں ان کے آجانے اور سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود دہشت گردوں نے جو بقول نائب وزیر داخلہ آئی ایس آئی سے وابستہ پاکستانی تھے گھس کر نصف صد کے قریب بے قصور افراد کی جان لے لی اور ایک سو سے زائد افراد کو بری طرح زخمی کرکے انہیں موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا کردیا ہے۔ کسی ریاست بالخصوص گجرات جیسی حساس ریاست کی راجدھانی میں پاکستان سے آکر صرف دو دہشت گرد اتنا بڑا حادثہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ اسے ہم اپنی خفیہ ایجنسیوں کی ناکامی اور اپنی قومی قیادت کی نااہلی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ایک طرف حکومت کا دعویٰ ہے کہ اس نے پاکستان کی سرحدوں پر اپنی مسلح افواج کا بہترین جمگھٹا کر رکھا ہے خفیہ ایجنسیوں کو اسرائیلی خفیہ ایجنسی "موساد" کے ذریعہ تربیت دلا کر اسے دنیا کی بہترین خفیہ ایجنسیوں کی صف میں لا کر کھڑا کردیا ہے۔ ہمارے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ جو بدقسمتی سے اس وقت ملک کے دروبست پر قابض ہیں بار بار پاکستان کو وارننگ دیتے رہتے ہیں کہ اگر اس نے دہشت گردی کو نہ روکا تو اسے تاریخ کے بدترین دور سے گزرنا پڑ سکتا ہے اور جب ملک میں کوئی حادثہ رونما ہوجاتا ہے تو یہی ہمارے لیڈر اپنی چوری چھپانے کے لیے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر یہ اعلان کرنا شروع کردیتے ہیں کہ اس حرکت میں پاکستان کا ہاتھ ہے اور وہی ملک کی سرحدوں میں دہشت گردوں کو داخل کرکے ملک کی پرامن صورت حال کو خراب کرکے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے اور اکشردھام مندر میں بھی پاکستان کا ہی ہاتھ ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارے حکمراں آخر پاکستان کا ہی ہر معاملہ میں کیوں نام لینے کے عادی ہوگئے ہیں۔ پاکستان ہمارا دشمن ہے، وہ وہی کرے گا جو اس کی ہند دشمن پالیسی کے مطابق ہوگا۔ اس سے ہم اپنی سرحدوں کی حفاظت اور اپنی قومی سلامتی کی اگر امید رکھتے ہیں تو دنیا ہمیں ذہنی اور فکری طور پر دیوالیہ ہی قرار دے گی۔ ہماری اہلیت پر تو بہت پہلے ہی سوالیہ نشان لگ چکا ہے اس لیے کہ ہم مسلسل پچپن برسوں سے اپنے بگاڑ میں پاکستان کا ہاتھ دیکھتے آ رہے ہیں، مگر ہم آج تک اس ہاتھ کو کاٹ ڈالنے میں بہرصورت ناکام ہی رہے ہیں۔

ہمارے خیال میں ہمارے ان رہنماؤں کو بہت گہرائی کے ساتھ اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اکشردھام مندر، گودھرا ٹرین حادثہ اور گجرات قتل عام جیسے واقعات ہمارے ملک کا کیوں مقدر بن چکے ہیں۔

اس حقیقت کو جھٹلانا اب حماقت اور تضیع اوقات ہی ہوگا کہ ہندوستان میں فرقہ پرست طاقتیں اپنے عروج کی آخری منزلوں کو چھو رہی ہیں۔ اور بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ انہیں اس وقت اقتداری سرپرستی بھی ملی ہوئی ہے جس نے ان کے حوصلوں کو مزید بڑھا دیا ہے۔ آر ایس ایس کی سربراہی میں ان فرقہ پرست طاقتوں کا اصل ہدف اقلیتیں بالخصوص مسلمان ہیں جن کے خلاف کبھی ملک مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے اور کبھی انہیں دہشت گرد قرار دے کر ان کے دینی و مذہبی اداروں اور عبادت گاہوں کو آئی ایس آئی سے جوڑنے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے۔ منشا صرف ایک ہے اور وہ ہے مسلمانوں کو ان کے دینی تشخص سے محروم کردینا۔ فرقہ پرست طاقتیں یہ تمام حربے اپنی اسی منشا کی تکمیل کے لیے استعمال کررہی ہیں۔

گاندھی نگر کے اکشردھام مندر میں جو کچھ ہوا وہ بلاشبہ قابل مذمت ہے لیکن اس حادثہ کا سہارا لے کر ملک کا ہندو فرقہ پرست طبقہ جو گھناؤنا کھیل کھیل رہا ہے وہ اس سے بھی کہیں زیادہ قابل مذمت ہے۔ وشو ہندو پریشد، شیوسینا اور دوسری شدت پسند ہندو تنظیموں نے ۲۶ ستمبر کے کل ہند بند کا اعلان کیا اور اس اعلان کے ساتھ گجرات کو خون کا بدلہ خون سے لیں گے [illegible]

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

تشدد کا جواب، عدم تشدد سے

ملک و ملت بچاؤ تحریک جمعیۃ علماء ہند

۲ر اکتوبر ۲۰۰۲ء سے ۱۵ر اکتوبر ۲۰۰۲ء تک دلی میں

زیادہ سے زیادہ تعداد میں دلی پہنچیں اور گرفتاری دیں

• گرفتاری دینے والے حضرات کالی مسجد حضرت نظام الدین پہنچیں • [illegible] دفتر جمعیۃ علماء ہند دلی پہنچیں اور گرفتاری دینے والوں کی فہرست اور دلی پہنچنے کی تاریخ سے مطلع کریں • مشرقی یوپی کے لوگ [illegible] دلی پہنچیں • مغربی یوپی اور دلی کے لوگ [illegible] اکتوبر تک دلی پہنچیں • [illegible] کے لوگ اپنے یہاں سے آنے والوں کی تعداد اور دلی پہنچنے کی تاریخ سے مطلع کریں [illegible] کی کوشش کریں • [illegible] کالی مسجد کے سامنے پارک کے پاس [illegible] گرفتاری کے لئے آنے والے حضرات [illegible] حاصل کریں۔ • کالی مسجد [illegible] دی جائے گی۔ گرفتاری دینے والے [illegible] ساتھ لائیں۔

دفتر ملک و ملت بچاؤ تحریک، جمعیۃ علماء ہند، ۱ بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی

افغانستان، لیبیا، عراق اور شام کے بعد اب مصر امریکہ کے نشانے پر

عالمی دادا گیر امریکہ نے ایک ایک کر کے اپنے اقتداروں کی گردن دبوچنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ خاص طور سے جارج ڈبلیو بش جونیئر کے صدر بننے کے بعد مسلم ملکوں اور عرب ملکوں کو انہوں نے نشانہ بنا رکھا ہے۔ عرب ممالک کے ساتھ امریکی جارحیت کی پشت پناہی کی بنیاد پر پہلے سے تعلقات کشیدہ چل رہے ہیں۔ سوڈان میں امن اور عراق کے خلاف جنگ سے متعلق امریکی انتظامیہ کے فیصلوں نے حالات کو اور بھی سنگین بنا دیا ہے [illegible]

[illegible]

اور وہ انگریز خاتون مسلمان ہوگئی

ایک مسلمان طالب علم لندن میں تعلیم حاصل کر رہا تھا، وہ جس مکان میں مقیم تھا اس میں ایک انگریز خاتون رہتی تھی [illegible]

طالب علم نے جواب دیا "کیوں نہیں" [illegible]

"پھر آپ اپنے کپڑے خود دھو کر [illegible] کیوں کرتے ہیں؟" خاتون نے پوچھا۔

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی کے قارئین کے لیے اہم خوشخبری

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہم نے اپنے قارئین سے ہفت روزہ "الجمعیۃ" کے معیار کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں رائے طلب کی تھی۔ الحمدللہ قارئین کرام نے اس پر توجہ فرمائی اور بہت بڑی تعداد میں اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے ہمیں نوازا جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

قارئین حضرات کے بھیجے گئے مشوروں کی روشنی میں ہفت روزہ "الجمعیۃ" کے معیار کو بہتر بنانے اور اسے قارئین کے لیے زیادہ سے زیادہ پرکشش اور مفید بنانے کے لیے مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جا رہی ہیں:

(۱) الجمعیۃ کی ضخامت میں چار صفحات کا اضافہ کر کے اس کے صفحات سولہ کیے جا رہے ہیں۔

(۲) موجودہ عنوانات کے ساتھ ساتھ تاریخ، مراسلات، کھیل کود، ادبیات، شاعری، گوشۂ خواتین اور دیگر دلچسپ عنوانات کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔

(۳) پہلا اور آخری صفحہ کثیر رنگوں میں شائع کیا جائے گا۔

(۴) ان تمام تبدیلیوں کے ساتھ ہفت روزہ الجمعیۃ کی قیمت تین روپیہ سے بڑھا کر پانچ روپیہ کی جا رہی ہے۔

ہفت روزہ الجمعیۃ ان شاء اللہ ان تمام کوشش اور خوبصورت تبدیلیوں کے ساتھ بہت جلد منظر عام پر آ رہا ہے۔

ٹرینر و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں

رابطہ کے لیے: منیجر ہفت روزہ الجمعیۃ، مدنی ہال ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

دلت مسلم اتحاد کیوں اور کیسے؟

آج ہندوستان میں دلتوں، پسماندہ طبقات اور مسلمانوں کو جس سنگین صورت حال کا سامنا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ حالانکہ ہندوتو کے نمائندے دلتوں اور پسماندہ طبقات کو ہندوؤں کی فہرست میں شامل کیے ہوئے ہیں مگر بحیثیت دلت ان کی پوزیشن آج بھی وہی ہے جو ہزاروں سال پہلے تھی۔ دلتوں اور پسماندہ طبقات کو بڑی ذات کے لوگ نہ اپنے کنوؤں اور نلوں سے پانی بھرنے دیتے ہیں نہ اپنے مندروں میں انھیں جانے کی اجازت دیتے ہیں اور نہ ہی کسی اپنی تقریب میں بحیثیت انسان ان کا استقبال کرنے کے لیے تیار ہیں۔ حد کی بات تو یہ ہے کہ آج بھی ملک کے مختلف حصوں میں کچھ ایسے مندر موجود ہیں جن کی طرف جانے والی سڑکوں تک سے دلتوں کو گزرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مندروں سے میلوں دور پہلے انھیں جوتے اتارنے پڑتے ہیں اور اس کے باوجود بھی سینکڑوں گز کی دوری سے ہی انھیں مندروں کی طرف دیکھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ملک میں بہت سے مقامات آج بھی ایسے ہیں جہاں تالابوں تک میں جو پورے گاؤں و شہر کی مشترکہ ملکیت ہوتے ہیں۔ دلتوں کو نہانے اور منہ ہاتھ دھونے تک کی اجازت نہیں ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال قصبہ بھاگی راجستھان کا وہ واقعہ ہے جہاں ایک دلت کے ایک تالاب میں غسل کر لینے پر زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی تھی اور جب دلتوں نے بڑی ذات کی اس تاناشاہی کے خلاف ایک ریلی کا اہتمام کیا تو بڑی ذات کے ہزاروں لوگ سڑکوں پر اتر آئے جس پر پولیس کو فائرنگ تک کرنی پڑی۔ قصبہ بھاگی کا واقعہ تو صرف معمولی نمونہ ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ برہمن واد کا ہندوستان پر اس حد تک غلبہ ہے کہ اس کے اشارے کے بغیر کوئی پتہ بھی نہیں ہل رہا ہے۔ اس طرح اگر یہ کہہ دیا جائے کہ اس وقت دلت اور پسماندہ طبقات ہندو ہوتے ہوئے بھی برہمن واد کے ذات پات اور چھوا چھوت کے نظریہ کا بری طرح شکار ہے تو یہ ایک حقیقت ہی ہوگی۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے آر ایس ایس نے جو ہندوستان میں برہمن واد کا اصل نمائندہ ہے اور جس کی تمام تر تھیوری برہمن وادی نظام پر ہی مبنی ہے۔ آزادی سے پہلے مسلمانوں کے خلاف مذہب کی بنیاد پر نفرت کا جو بیج بویا تھا آج وہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ ملک میں شاید کوئی ایک دن بھی ایسا نہ گزرتا ہو جب کہیں نہ کہیں مسلمان آر ایس ایس کے فرقہ وارانہ زہریلے پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہوتا ہو۔

گذشتہ پچپن برسوں میں ہونے والے تیس ہزار سے زائد فرقہ وارانہ فسادات اور ان میں مسلمانوں کے جان و مال کی بربادی اس کا واضح اور مکمل ثبوت ہے۔ حد کی بات تو یہ ہے کہ آر ایس ایس آج اقلیتوں کے ہندوستانی ہونے پر بھی سوالیہ نشان لگانے سے باز نہیں آ رہا ہے۔ کبھی ان کے رشتے پاکستان کی خفیہ ایجنسی سے جوڑے جاتے ہیں کبھی ان کو دہشت گرد اور ان کی مساجد اور ان کے مدرسوں کو دہشت گردی کے اڈے کہا جاتا ہے کبھی دستور پر نظر ثانی کے نام پر ان کے دستوری اقلیتی حقوق کو پامال کرنے کی سازش رچی جاتی ہے۔ کبھی ان کے پرسنل لا پر حملہ کر کے ان کے اسلامی تشخص کو یکساں سول کوڈ میں غائب کر دینے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے اور کبھی انھیں ملک دشمن قرار دے کر انھیں ملک سے باہر کر دینے کا نعرہ لگا دیا جاتا ہے۔

بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ آج ملک پر جو لوگ حکمراں ہیں وہ یا تو نظریاتی طور پر آر ایس ایس کی غلامی اختیار کیے ہوئے ہیں اور یا پھر اقتدار کی ہوس نے انھیں اس جارح اقلیت و دلت دشمن تنظیم کی غلامی پر مجبور کر دیا ہے۔ آج ہماری مرکزی حکومت وہی سب کچھ انجام دے رہی ہے جو آر ایس ایس کی خواہش اور اس کا منصوبہ ہے۔

۲۷ فروری کے گودھرا کی آڑ میں پورے گجرات میں مسلسل تین ماہ تک جو کچھ ہوتا رہا اس نے ان سب لوگوں کی آنکھوں کو کھول دیا ہے جو ابھی تک ان کو وقتی حالات و واقعات کہہ کر نظر انداز کر دیا کرتے تھے۔ گجرات میں مسلمانوں کے خلاف برہمن واد نے جس طرح دلتوں کا استعمال کیا وہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ دلت قیادت کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا قریب آیا ہے کہ وہ برہمن واد جو دلتوں کو انسان بھی قرار دینے کو تیار نہیں ہے وہ انھیں دلتوں کو مسلمانوں کے خلاف کیسے استعمال کرتا ہے اور دلت ہیں کہ ایک غلام کی طرح وہ برہمن واد کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے لیے استعمال ہو جاتے ہیں؟

یہ بات خوش آئند ہے کہ اب برہمن واد کے خلاف دلتوں اور پسماندہ طبقات میں بیداری آنے لگی ہے۔ دلت قیادت اب سنجیدگی کے ساتھ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ وہ اپنے مستقبل کے تحفظ اور اپنے حقوق کے حصول کے لیے کیا راہ اپنائے۔ دلت قیادت نے یہ بات اب بہت اچھی طرح سمجھ لی ہے کہ جب تک وہ دوسرے مظلوموں کے ساتھ اشتراک و اتحاد نہیں کرے گی اس وقت تک دلتوں کو برہمن واد کے شکنجے سے آزادی نہیں دلا سکے۔ دلت مسلم اتحاد کی طرف اٹھتے ہوئے اس کے قدم اس کی اسی فکر و احساس کی واضح علامت ہے۔

نئی دلت قیادت کی سنجیدہ کوشش ہی ہے کہ اس نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہندوستانی مسلمانوں کی موقر اور فعال باوقار تنظیم جمعیۃ علماء ہند اور اس کی قیادت کا انتخاب کیا ہے۔ اور اس کے لیے دلتوں کے نوجوان لیڈر ادت راج اور ان کی تنظیم ایس سی ایس ٹی فیڈریشن نے جمعیۃ علماء ہند کے توسط سے دلت مسلم اتحاد کی شروعات کی ہے۔

جمعیۃ علماء ہند ہندوستانی مسلمانوں کی ایک قدیم تنظیم ہے جس پر مسلمانان ہند کا سواد اعظم اطمینان و فخر محسوس کرتا ہے۔ اس کے سامنے اس اتحاد کے دو عظیم مقاصد ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسے ملک کا اتحاد و یکجہتی عزیز ہے اور یہ برہمن تحریک و نظام کی مخالف ہے جو ملک کے اتحاد و سالمیت کے لیے نقصان دہ ہے اور چونکہ برہمن واد ملک کے اتحاد و یکجہتی کے لیے زبردست خطرہ ہے اس لیے اس کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز اس کے لیے خوش آئند اور قابل قبول ہے۔ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے مظالم بالخصوص فرقہ وارانہ فسادات میں چونکہ برہمن واد اپنے ہاتھوں میں پلنے والے دلتوں کا استعمال کیا کرتا ہے۔ اس لیے اس کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ دلتوں کو اتحاد میں لے کر برہمن واد کی اس سازش کو بے نقاب کر دیں کہ برہمن واد مسلمانوں سے کہیں زیادہ دلتوں کا دشمن ہے۔

دلت مسلم اتحاد کے لیے جمعیۃ علماء ہند نے اپنے تمام دروازے کھول دیے ہیں۔ اس نے دلتوں کو ساتھ لے کر اور ان کی قیادت کو اپنا تنظیمی پلیٹ فارم مہیا کر کے اپنی افادیت بھی ثابت کر دی ہے۔ اب دلتوں کا کام ہے کہ وہ برہمن واد کے خلاف انھیں تیار کریں۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے صرف کانفرنسوں کے اسٹیج پر تقریر کر دینے یا کسی کل ہند کانفرنس میں اپنی رائے ظاہر کر دینے ہی سے کام نہیں ہوگا۔ اس کے لیے دلت قیادت کو دلتوں کی ان گلیوں تک جانا ہوگا جہاں وہ برہمن واد کی سازشوں کے نتیجے میں انتہائی غربت و افلاس کی زندگی گزار رہے ہیں۔ دلت لیڈروں کو انھیں سمجھانا ہوگا کہ ان کا اصل دشمن مسلمان نہیں بلکہ وہ برہمن واد ہے جس نے انھیں جانوروں کی زندگی گزارنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ انھیں ہندو سماج کے اس فطری منافقت کا بھی پردہ چاک کرنا ہوگا جس کے نام پر برہمن واد معاشی اقتصادی طور پر کمزور دلتوں کو روپیہ اور دولت میں شرکت کا لالچ دے کر مسلمانوں کے خلاف اکسانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ دلت قیادت دلت مسلم اتحاد کے تعلق سے اس وقت انتہائی سنجیدہ ہے۔ ۱۵ اگست ۲۰۰۲ء کو نئی دہلی کے مدنی ہال ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ میں منعقد ہونے والی کل ہند کانفرنس اور اس میں دلت لیڈروں کے خیالات اس کی زندہ مثال ہے۔ یہ کل ہند کانفرنس دلت لیڈروں کو اپنا موقف پیش کرنے کے لیے ایک شاندار پلیٹ فارم ثابت ہوئی ہے۔ مگر دلت لیڈروں کے یہ خیالات جامہ عمل اسی وقت پہن سکیں گے جب دلت لیڈر دلتوں کو برہمن واد کے خلاف کھڑا کرنے کے لیے کوئی موثر اور منصوبہ بند تحریک عمل کے تحت دلتوں کو یہ باور کرا سکیں کہ ان کا اصل دشمن برہمن واد ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے جو اس کل ہند کانفرنس کے روح رواں بھی تھے، اپنی افتتاحی تقریر میں یہ بات بڑی فکر انگیز کہی ہے کہ روٹی، کپڑا اور مکان بلاشبہ ضروریات ہیں مگر اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے کہ عوام کو عدل و انصاف اور مساوات ملے۔ ہم نے انگریزوں کے خلاف جنگ کی تھی تاکہ ملک آزاد ہو جائے مگر آج ہمیں ملک کے اقتدار پر قابض اس برہمن واد کے خلاف جنگ لڑنی پڑ رہی ہے جو اقلیتوں اور دلتوں کا دشمن ہے تاکہ ملک میں انصاف، مساوات اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی قائم ہو سکے۔

آپ نے زور دے کر فرمایا کہ یہ جنگ پہلی جنگ سے کافی مشکل ہوگی اس لیے کہ اس جنگ کے لیے ہمیں سوجھ بوجھ اور صبر و تحمل سے کام لینا ہوگا اور انشاء اللہ یقینی طور پر کامیابی کی امید بہت ہوگی۔

امیر الہند مدظلہ نے تقریر کے اختتام میں جن نکات پر اشارے فرمائے ہیں ہمیں ان پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیے۔ برہمن واد اقتدار کے سہارے ایک مضبوط طاقت ہے۔ لیکن یہ کہ اس کا تناسب صرف چند فیصد ہے مگر حقیقت ہمیں تسلیم کر لینی ہوگی کہ اس چند فیصد کے چلنے والے برہمن واد کا تسلط جمہوریت سے کھڑا ہوا ہے اور آج بھی ہندوؤں کی اکثریت پر اس کا مذہبی جادو برقرار ہے۔ اس جادو کو اگر توڑا جا سکتا ہے تو صرف سنجیدہ اور صبر و تحمل سے بھرپور حکمت عملی کے ذریعے ہی توڑا جا سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دلت لیڈروں نے ۱۵ اگست کی کل ہند کانفرنس میں اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ہے انھیں جامہ عمل پہنانے کے لیے بھی وہ کوئی سنجیدہ کوشش کریں گے اور اگر انھوں نے خلوص دل کے ساتھ اس سمت قدم بڑھایا تو انشاء اللہ جمعیۃ علماء ہند اور اس کے توسط سے پورے ملک کے مسلمانوں کو اپنے اتحادی قریب پائیں گے۔ ☐☐

جواہر القرآن

سورہ ہود : ۱۱
ترجمہ آیات : ۹۱-۹۲
حضرت شیخ الہندؒ

○ بولے اے شعیب ہم نہیں سمجھتے بہت باتیں جو تو کہتا ہے اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ تو ہم میں کمزور ہے اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند تو تجھ کو ہم سنگسار کر ڈالتے اور ہماری نگاہ میں تیری کچھ عزت نہیں (۹۱)

○ بولا اے قوم کیا میرے بھائی بندوں کا دباؤ تم پر زیادہ ہے اللہ سے اور اس کو ڈال رکھا تم نے پیٹھ پیچھے بھلا کر تحقیق میرے رب کے قابو میں ہے جو کچھ کرتے ہو (۹۲) (فوائد آئندہ)

اترپردیش میں کانگریس کا چودہ سالہ بن باس ختم ہونے جارہا ہے

کانگریس کے خزانچی اور سابق وزیر جناب موتی لال ووراکا انٹرویو

آج ملک کی چودہ ریاستوں میں کانگریس کی حکومت ہے پھر بھی بی جے پی کی نیند نہیں کھلی تو یہ ہمارے لئے اچھا ہے

کشمیر کے حالیہ انتخابات کو غیر جانب دارانہ نہیں کہا جاسکتا

حریت کانفرنس کے صدر عبدالغنی بٹ کا انٹرویو

میزان

صحرا میں اے خدا کوئی دیوار ہی نہیں

عبدالحمید نعمانی

آنجہانی پرمکھ، جواب اٹھ کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں، ایک اعتدال پسند العقل، ذہین، فلسفیانہ ذہن کے حامل آدمی تھے۔ ہندو سماج میں ان کے فکر کے بہت کم افراد ہوتے ہیں۔ اب تک ان کی سات سے چودہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مجھے ان کے نظریہ سے بہت سی باتوں سے شدید اختلاف ہے۔ تاہم یہ ماننا پڑے گا کہ وہ گفتار و کردار کے اعتبار سے ایماندار تھے۔ انھوں نے جو کچھ سمجھا اسے بھی بتا دیا اور جسے غلط سمجھا اسے بھی بے باکی سے ظاہر کر دیا اور اس سلسلے میں انھوں نے کسی قسم کے نقصان کی پروا نہیں کی۔ [illegible]

[illegible]

گوشۂ روزگار

مسلح افواج میں روزگار کے امکانات

[illegible]

عارضی رجسٹریشن

[illegible]

مستقل رجسٹریشن

[illegible]

رجسٹریشن کیلئے ضروری کاغذات

[illegible]

فائدے

[illegible]

(باقی صفحہ ... پر)

آج ہندستان خون اور قربانی ما[نگ رہا ہے]

ملت مسلم اتحاد کے موضوع پر منعقدہ گول میز کانفرنس د[ہلی]

نئی دہلی، ہمارا نامہ نگار

آج یہاں جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام مدنی ہال، بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی میں دلتوں اور اقلیتوں کے مسائل کے تعلق سے ایک دلت مسلم گول میز کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے فرمائی۔

گول میز کانفرنس کا آغاز مولانا احمد عبداللہ کی ایک نظم سے ہوا۔ ایس سی ایس ٹی کنفیڈریشن کے چیئرمین جناب اُدت راج نے اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجلاس ایسے وقت منعقد ہو رہا ہے جب ملک انتہائی نازک اور تشویشناک دور سے گزر رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں گجرات میں قتل عام کے دور سے گزرا ہے۔ ہندستان میں ہر جگہ دلتوں کا استحصال ہو رہا ہے۔ تعلیم اور پانی جیسی اہم ضرورتوں سے عام لوگ محروم ہیں۔ اقتدار چند لوگوں کے ہاتھوں میں مرکوز ہوتا جا رہا ہے۔ آزادی سے پہلے انگریز استحصال کرتا تھا، آج خود ہمارے اپنے ملک کے لوگ استحصال کر رہے ہیں۔

مسٹر اُدت راج نے کہا کہ آج کا یہ اجلاس آزادی کے بعد اپنی نوعیت کا پہلا اجلاس ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد دلتوں اور مسلمانوں کے مسائل پر غور کرنا ہے۔

مسٹر اُدت راج نے کانفرنس کے موضوعات کی نشاندہی کی اور کہا کہ آج ملک میں دلتوں اور مسلمانوں کے مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔

بلکہ پورے ملک کے تحفظ کا ہے۔ آج ہمارے ملک میں برسر اقتدار جو طبقے ہیں انہیں ملک سے کوئی محبت نہیں ہے۔ انہیں صرف اپنا مفاد اور اقتدار عزیز ہے۔

ہم ہندو راشٹر کے خلاف جنگ کر کے ہی اس ملک کو بچا سکتے ہیں۔

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے دلت مسلم رہنماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں آج اس ملک میں مل جل کر رہنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج ہندستان خون اور قربانی مانگ رہا ہے۔

کرنے کے لیے ہو رہی ہے۔ میں خود گجرات گیا ہوں، وہاں کا عالم دیکھ کر آیا ہوں۔ فرقہ پرست طاقتیں ملک پر قابض ہو گئی ہیں۔

ہم کو بلا رہی ہے تحریک ملک و ملت

قاری محمد اسحاق، ... جامعہ ... دہلی

ہم کو بلا رہی ہے تحریک ملک و ملت
دل کو لبھا رہی ہے تحریک ملک و ملت
یوں جگمگا رہی ہے تحریک ملک و ملت
ان کو جگا رہی ہے تحریک ملک و ملت
ان کو اٹھا رہی ہے تحریک ملک و ملت
ہم کو بلا رہی ہے تحریک ملک و ملت
سب کو بلا رہی ہے تحریک ملک و ملت
آگے ہی جا رہی ہے تحریک ملک و ملت
جادو جگا رہی ہے تحریک ملک و ملت

ملت کے نوجوانو ہم تم کو چاہتے ہیں
ہم کو بلا رہی ہے تحریک ملک و ملت

دلت، اقلیت منچ

(۱) موجودہ مودی کی خلاف تحریرات ...
(۲) ڈاکٹر امبیڈکر کی ... جوہر ...
(۳) مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ بند کیا جائے
(۴) تمام شعبوں میں اقلیتوں کو آبادی ...
(۵) دستور کے ریویو کا خاتمہ
(۶) ہندو فرقہ پرست تنظیموں پر پابندی
(۷) ... روکنے کی ... کانگریس ...

عالم اسلام

طالبان کے ... گرفتار

قندھار، افغانستان کے حکام نے صوبہ قندھار میں طالبان کے ایک سینئر رہنما اور اس کے تین ساتھیوں کو گرفتار کیا ہے۔ ... انہیں امریکی فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

تیل کا ہتھیار اب کارگر نہیں

ریاض، عراق کے معاملہ میں اپنا رخ طے کرتے ہوئے عرب ممالک کو اب احساس ہو گیا ہے کہ وہ عراق کے خلاف امریکی پالیسی کا مقابلہ کرنے کے لیے اب تیل کو ہتھیار کے طور پر استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ رائے عرب مبصرین نے ظاہر کی ہے۔ دنیا میں سب سے بڑا تیل کا ذخیرہ سعودی عرب کے پاس ہے۔ ... اب حالات بدل گئے ہیں مغربی ممالک کے پاس متبادل موجود ہیں۔

دمشق دو ہزار سال قدیم

دمشق، ایک تازہ ترین رپورٹ کے مطابق دمشق دنیا کی قدیم ترین سلطنتوں کا حصہ تھا ... آثار قدیمہ ... کھدائی کا کام ابھی جاری ہے۔

... میں امریکی فوج کی تعیناتی میں اضافہ

دہشت گرد حملوں کے خطرے کے بہانے امریکہ لگاتار عرب ممالک میں اپنی فوج میں اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ ...

بنگلہ دیش کے نئے صدر ... احمد کی حلف برداری

ڈھاکہ، پروفیسر ... الدین احمد نے آج بنگلہ دیش کے صدر کا حلف اٹھایا ...

انڈونیشیا میں امریکی سفارت خانہ بند

جکارتہ، امریکی حکومت نے ... انڈونیشیا کی راجدھانی جکارتہ میں امریکی سفارت خانہ ... بند کر دیا گیا ہے ... دہشت گردوں کے حملے کا خطرہ ہے۔

آل انڈیا ملی کونسل

عالمی خبریں

نیوکلیائی تجربے پر پابندی کی اپیل

(اقوام متحدہ) ۹ ممالک نے نیوکلیائی تجربہ نہیں کرنے کے معاہدہ پر دستخط کرنے کی دنیا میں نیوکلیائی تجربے پر پابندی عائد کرنے کی سمت میں پہل کی ہے۔ آسٹریلیا، جاپان اور ہالینڈ کے ذریعہ جاری معاہدہ پر ۲۱ ممالک کے وزراء خارجہ کے دستخط کے بعد جاری بیان میں ... ممالک کے دستخط کے لیے سرے سے کوشش کیے جانے پر زور دیا۔ ایک مشترکہ بیان میں ۱۸ ممالک نے یقین دہانی کرائی کہ اس معاہدہ کو جلد ہی نافذ کرایا جائے گا۔

دونوں کوریا کے درمیان ٹرانسپورٹ بحال

(سیول) جنوبی کوریا گزشتہ دہائی سے منقطع ریل اور سڑک رابطے کو پھر سے بحال کرنے والے افراد کو تقریباً ۵۰ برسوں کے بعد پہلی مرتبہ سرکاری طور سے کھول دیا گیا۔ جنوبی کوریا کے سیاستدانوں، افسران اور غیر ملکی سفارت کاروں کی موجودگی میں ... کے درمیان نصب ... لوہے کے گیٹ کو کھول دیا۔ اس موقع پر ... سفید رنگ کے کپڑے پہنے اور لال رنگ کا گلاب ... دوسری طرف ... لگایا۔

کلاشنکوف مشین گنوں کی قیمت میں اضافہ

نئی دہلی۔ افغانستان اور پختون آبادی والے پاکستان کے سرحدی علاقوں میں دہشت گردی کے خلاف جاری مہم کی وجہ سے کلاشنکوف سب مشین گنوں کی قیمت کافی بڑھ گئی ہے۔ روزنامہ ڈان کے مطابق گزشتہ جون سے اب تک اس کی قیمت ۱۰۰۰ ڈالر سے بڑھ کر ۲۵۰۰ ڈالر ہو گئی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ اس قیمت پر بھی ان کو حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ بہت سے افغانی اپنی ان مشین گنوں کو بیچ کر کھانے کا سامان حاصل کر لیتے ہیں اس لیے امریکی فوج یہاں جان بوجھ کر کھانے کی قلت پیدا کر رہی ہے۔

ماسکو ایٹمی ریسرچ سینٹر میں آگ

ماسکو یہاں کے ایک ایٹمی ریسرچ سینٹر میں اچانک آگ لگ گئی جس پر فائر عملہ نے فوراً قابو پا لیا۔ اس مرکز میں ۱۱۸ ایٹمی ری ایکٹر قائم ہیں۔ ماسکو ایکو ریڈیو کے مطابق اس آگ سے کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔ رپورٹ کے مطابق مرکز کے ملازمین نے فائر بریگیڈ کے پہنچنے سے پہلے آگ پر قابو پا لیا۔ آگ کیسے لگی اس کی جانچ کا آرڈر دے دیا گیا ہے۔

ہولیجی کی اشتعال انگیزی

پیرس۔ اسلام کے خلاف اشتعال انگیز باتیں لکھنے والے مصنف نے اپنے خلاف مقدمہ کے دوران کہا ہے کہ اس کو مذاہب پر تنقید کرنے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے اسلام کو احمقانہ مذہب کہا ہے۔ عدالت میں اس نے مسلم پرستی کو جڑ کاٹنے کے الزام سے انکار کیا ہے لیکن قرآن کو ادنیٰ معیار کے لحاظ سے انتہائی کمتر بتایا ہے۔ ایک مقدمہ میں ناول ہولیجی کا انٹرویو شائع ہونے کے بعد مسلمانوں نے مقدمہ کر دیا تھا۔

برونڈی میں قتل عام

برونڈی۔ برونڈی میں بندوق برداروں نے ۱۰ دسمبر کو ۱۸۳ لوگوں کو قتل کر ڈالا ان میں بیشتر شہری تھے۔ بارہ بھائی متوفی انسانی حقوق کے صدر نے اس واقعہ کی تصدیق کی۔ صدر نے بندوق برداروں سے ان لوگوں کو قتل کر ڈالا۔ سو بچوں کو بھی ... ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ... کے قتل عام کی ... ہے۔

...گے رہا ہے جس کے لئے ہمیں آگے آنا ہوگا

...۲۰۰۳ء سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ کا خطاب

[illegible] ... ہم حفظ کا ...

علماء ہند نے جنگ آزادی میں اس لیے حصہ لیا کہ ہم کو اقتصادی اور سماجی آزادی بھی ملے۔ جمعیۃ علماء ہند نے ابھی دکھ درد کے پہلے ہمارا دی علموں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کے پیچھے آزادی دی تھی اور بالیدگان میں چلنے کی تقسیم کے تو پولیس نے فائرنگ کر دی پھر اگر دو سیاسی کو لایا جائے گی تو اس سے اصل فائدہ ہونا ...

قرار دیا جاتا ہے۔ گجرات ماضی نہیں بلکہ حال کا مسئلہ ہے۔ جہاں میں آنسو بہانے سے کیا ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر احمد پٹیل کرتے دستور وضع کرکے سپریم کورٹ کے جج حضرات کو اختیارات مہیا کیے ہیں تو فرقہ پرستوں کے خلاف ان کے ظلم پر جج حضرات خاموش کیوں ہیں۔

حضرت صدر محترم مدظلہ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم عدل و انصاف مساوات آزادی اور ایسے اصولوں کی بالادستی چاہتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ دلت اور آدیباسی اور دوسرے سماج کے کمزوروں اور مظلوموں کو بھی اس اتحاد میں شامل ہونے کی دعوت دیں گے۔

سابق مرکزی وزیر رام ولاس پاسوان نے توقع ظاہر کی کہ یہ کانفرنس بہت بروقت منعقد کی گئی ہے۔ اس سے پورے ملک میں ایک اچھا پیغام جائے گا۔ گجرات کی حالت کے لوگ جن کا ملک کے فیصلوں میں حصہ ایسا ہوتا ہے انہیں اس اتحاد سے پریشانی ہوگی۔ انہیں یہ ذہن میں رکھنا ہوگا کہ فرقہ پرستوں کی ماری پولیٹیکل آر ایس ایس ہے۔ آر ایس ایس کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کیے بغیر کوئی بھی تحریک کامیاب نہیں ہوگی۔ یہ انہیں اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ برہمن واد کوئی صرف ذات برادری نہیں ہے بلکہ وہ ایک سوچ اور نظریہ کا نام ہے۔ جس کا مظاہرہ ملک کے مختلف حصوں میں مختلف شکلوں میں ہوتا ہے۔ مثلاً ہریانہ میں برہمن ذات کے لوگ بہت کم ہیں لیکن وہاں دلتوں کو جاٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا ان لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے جو برہمن واد نظریے کے حامی جاتے ہیں۔ ایسے ہی راجستھان، مغربی یوپی، مشرقی یوپی اور ملک کے دوسرے حصوں میں ہوتا ہے۔ ... ذات کے برہمن نہیں ہیں بلکہ صرف اس نظام سے ذات ہیں اور ذات پات کے قائل ہیں۔ خود دلتوں میں بھی برہمن واد ہے۔ وہ بھی اپنے سے معاشی و سماجی طور پر چھوٹے لوگوں کو حقیر، ذلیل سمجھ کر دوسروں سے بھی زیادتی کے ساتھ کمزوروں کو ظلم و زیادتی کا نشانہ بناتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ دلتوں کی تاریخ مختلف ریاستوں میں مختلف ہے۔ دلت اور مسلم اگر متحد ہو جائیں گے تو وہ ایک بڑی طاقت بن کر ابھریں گے۔ اور فرقہ پرستی کو آسانی کے ساتھ روک دیں گے۔ ہندوستان کی سرحدوں پر اقلیتوں کی اکثریت ہے۔ اقلیتیں اگر متحد نہیں تو ملک محفوظ نہیں ہو سکتا۔ گجرات میں دلتوں کو مسلمانوں سے اور مسلمانوں کو دلتوں سے لڑا دیا گیا۔ اب ملک کے کسی گوشہ میں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ سیکولر طاقتوں کو ایک ہو کر ... کے ... دونوں ضروری ہیں۔

ڈاکٹر اعجاز علی صدر مسلم ... نے کہا کہ ... دلت مسلم اتحاد ... طاقتیں ...

دلت ہونا چاہیے اور مسلمانوں کو اس کا ساتھ دینا چاہیے۔ دلت مسلم کے درمیان اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ دونوں کے درمیان کس طرح کا عہد بھائی ہونا چاہیے۔ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت ۱۹۵۰ء میں صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ دفعہ ۳۴۱ کو آئین کا حصہ بنا دیا گیا جبکہ ۳۵ سے پہلے کر ۵۰ تک اس سلسلہ میں کوئی تحریک نہیں تھی اور ریزرویشن کی سہولیات سے تمام طرح کے عیسائی اور بلا امتیاز کے مستفید ہو رہے تھے لیکن بعد میں ایک سازش کے تحت مسلمانوں اور عیسائیوں کو اس دفعہ کے دائرے سے باہر رکھا گیا۔ پہلے صرف دلت ہندوؤں کے لیے دفعہ ۳۴۱ کے تحت مراعات حاصل تھیں بعد میں سکھوں اور بدھسٹوں کو بھی شامل کر دیا گیا۔ ایسا ۱۹۵۶ء اور ۱۹۹۰ء میں ہوا لیکن مسلمانوں اور عیسائیوں کو اب تک اس دفعہ سے باہر رکھا گیا ہے اس لیے ہمارا مطالبہ اور مشورہ ہے کہ دفعہ ۳۴۱ میں ترمیم کر کے اس کو عام کر دیا جائے یا پھر مسلمانوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

مسز اندرا اسنوات (سماجی کارکن) نے کہا کہ مسلمانوں کے ساتھ خواتین کو بھی نمائندگی ملنی چاہیے۔ عوامی گیت کار مسٹر گدر نے کہا کہ گجرات میں جو کچھ ہوا اس پر میں نے ایک گیت لکھا ہے جو آندھرا پردیش میں بہت مقبول ہوا ہے۔ اس کا ایک مصرع ہے ... انہوں نے اجلاس میں یہ گیت پڑھ کر بھی سنایا جس میں انہوں نے صدر جمعیۃ کے سلسلے میں کہا ... گجرات اور بابری مسجد کی شہادت کا دردناک پیش کیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ سیاسی قوت حاصل کیے بغیر ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اس کے دو مرحلے ہیں۔ ایک پارلیمانی سیاست اور دوسرا متحدہ کارروائی۔ انہوں نے تلنگانہ تحریک کے تناظر میں بتایا کہ کئی معاشی اور سیاسی انقلاب برپا کرنے کا طریقہ تلاش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کیا وعدہ ہے کہ کل ہمارا دل ہمارا، کھال ہمارا، ہاتھ ہمارا اور طاقت ہماری تھی لیکن یہ دوسرے مالک لوگ بنے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ملک کی بنیادی ضرورتوں خاص کر نوجوانوں کو کام دینے پر توجہ دی جائے۔ یہ تمام کام جیسی پسماندہ اقلیتوں کا کام رہا ہے۔ نا انصافی ظلم ذات پات کے خلاف غم وغصہ کا اظہار ہیں۔ یہ طاقتیں غریبوں کو غریبوں سے لڑاتی ہیں اور ان سے ہی ان کے پیٹ میں لات مارتی ہیں۔ غریبوں اور کمزوروں کو اپنے اتحاد کی طاقت کو سمجھنا چاہیے اور دشمنوں کو پہچانتے اور ان کی سازش کو ناکام بنانے کے طریقوں پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

مسز اروند راج نے گجرات کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ عوام دو تحریک میں ان کا یہ تجربہ کامیاب ہو سکتا ہے مگر یہی تجربہ پورے ملک میں ہی نہیں دہرایا جا سکتا۔

جناب اے آئی یو (ہارڈ) گجرات نے کہا کہ میں تین باتوں کو اہمیت دیتا ہوں، تعلیم، معاشیات اور سیاسی اقتدار۔ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ گجرات میں مسلمانوں کی نسل کشی سے بچنے کی ... اور دوسری وجہ یہ ہے کہ سیاسی اقتدار میں ان کی کوئی موثر نمائندگی نہیں ہے اس لیے تشدد کی اس لہر میں دوسرے سب ساتھ چھوڑ گئے۔

وی ٹی راج شیکھر (ایڈیٹر دلت وائس، بنگلور) نے کہا کہ میں دلت مسلم اتحاد سے پوری طرح متفق ہوں لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ دلت آگے بڑھ جائیں اور مسلمان پیچھے رہ جائیں۔ اس کے بغیر برہمن واد حل نہیں ہو سکتا۔ ملک کی تمام مصیبت اور برائیوں کی جڑ برہمن واد ہے۔ میں مسلمانوں خاص طور سے تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں سے کہنا چاہوں گا کہ برہمن واد کو کورس میں شامل کرکے طلباء کو اس کا مطالعہ کرائیں۔ برہمن واد ایک سوچ کا نام ہے جہاں بھی ہو اس کے خلاف جدوجہد کرنی چاہیے۔ اس نے تاریخ میں اونچ نیچ کو فروغ دیا ہے۔ جمہوریت کے لئے اہم بھی بہت سے مقامات پر برہمن سب سے اوپر ہیں۔ مسلمانوں میں بھی برہمن واد ہے۔ اس کو سمجھنا ضروری ہے۔ برہمن واد کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک سیاسی نظریہ ہے۔

(باقی صفحہ ... پر)

بی جے پی کو ہرانا اس لیے پہلے مرحلہ میں انتخابات اور سیاسی مسائل کے نظام کو ٹھیک کرنا چاہیے۔ موجودہ حالات میں دلت مسلم اتحاد کے لیے پہلے مرحلے میں تیز رفتار رابطہ قائم کرنے کا مشورہ ... فرقہ پرست طاقتوں نے پچھلے کئی برسوں سے ... استعمال کیا ہے۔ ... کی تحریک میں خواتین کو بھی ... کا موقع ...

...کہ اجلاس: تجاویز

[illegible]

باندھ کر سر سے کفن

ترتیب و اضافہ : مفتی اشفاق احمد اعظمی

[illegible]

شب معراج

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

بہت سی احادیث میں شب معراج اور اس کے احوال مذکور ہیں۔ اس واقعہ کے راوی حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت جابر، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم وغیرہ پچیس صحابہ و صحابیات سے زائد ہیں۔

واقعہ معراج منجملہ کمالات نبوی و عظمت انسان کے ایک واقعہ ہے جو مکہ میں بقول امام زہری بعثت نبوت کے بعد ہوا، بعض حضرات نے ہجرت سے ایک سال قبل ماہ ربیع الاول میں کہا ہے، بعض نے ماہ رمضان کہا ہے مگر عوام میں ماہ رجب مشہور ہے۔

واقعہ معراج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آئے میرا سینہ چاک کیا، دل کو آب زمزم سے دھویا اور اسے ایمان و حکمت سے لبریز کرکے اس کے مقام پر رکھ دیا، جبرئیل علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑ کر صفا مروہ کے درمیان لائے جہاں براق کھڑا تھا [illegible]

آپ براق سے اترے اسی چٹان سے براق کو لگام باندھی جہاں انبیاء سابق باندھا کرتے تھے، فرشتوں کا انبوہ کثیر استقبال کو موجود تھا ان کی زبان پر السلام علیک یا اول، یا آخر، یا حاشر تھا، راوی نے حقیقت [illegible] حضرت جبرئیل نے بتایا آپ اول باعتبار شفاعت ہیں، آخر سلسلۂ انبیاء کے ہیں، حاشر یوں کہ آپ کا اور آپ کی امت کا اول حشر ہوگا۔ آپ ہیکل سلیمانی میں داخل ہوئے تو تمام انبیاء کو نماز کے لیے منتظر پایا، وہاں کے امین نے آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک تھام کر مصلی امامت پر کھڑا کیا اور خود اقامت کہی، نماز ختم ہوئی تو تمام انبیاء نے اپنا تعارف کرایا، آخر میں حمد و ثنا کے بعد امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا، تمام انسانوں کی طرف رسول کی رسالت کا واسطہ بنایا [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب کی طرف سے جواب دیا آپ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔

جب امام الانبیاء مسجد سے باہر تشریف لائے تو شراب اور دودھ کے پیالے خدمت اقدس میں پیش کیے گئے، آپ نے دودھ کا پیالہ اٹھایا، جبرئیل نے کہا آپ نے فطرت کو پسند کیا، اگر شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

بسفر حضرت جبرئیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صخرہ پر لے آئے جہاں سے فرشتے آسمانوں کی طرف عروج کرتے ہیں، یہاں ایک سیڑھی نمودار ہوئی، آسمان پر پہنچ کر جبرئیل نے آسمان کے دربان سے دروازہ کھولنے کیلئے کہا، دربان نے پوچھا ساتھ کون ہے اور کیا وہ بلائے گئے ہیں، اثبات میں جواب پاکر مرحبا کے ساتھ دروازہ کھول دیا، فرشتوں نے پرتپاک استقبال کیا، یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ انہیں سلام کیجئے، آپ نے سلام کیا، حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیتے ہوئے اے صالح بیٹے اور نبی کے الفاظ سے استقبال کیا۔

آپ نے پہلے آسمان پر بہت سے عجائبات قدرت اور بہت سے گنہگاروں کو ان کے انجام میں دیکھا، اس کے بعد آپ دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے جہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے تعارف ہوا، انہوں نے صالح نبی اور صالح بھائی کے الفاظ سے استقبال کیا، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام نے استقبال فرمایا، پانچویں پر حضرت ہارون علیہ السلام اور چھٹے پر موسیٰ علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔

ساتویں آسمان کے عجائبات میں بیت المعمور [illegible] فرشتوں کا کعبہ تھا، ایک وقت میں ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے [illegible] کی باری نہیں آتی [illegible] سہارا لگائے حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹھے تھے، انہوں نے بھی ابن صالح اور نبی صالح کے الفاظ کے ساتھ سلام کا جواب دیا۔

ساتویں آسمان سے آپ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جس سے آگے [illegible]

[illegible]

اب آپ تنہا آگے [illegible]

[illegible]

بقیہ: اکشردھام مندر پر حملے

ص ۱ سے

دوران تلواروں اور آتشیں اسلحہ کا بھی دل کھول کر استعمال کیا۔ ہوا میں تلواریں لہراتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف نعرے لگائے جا رہے تھے اور انہیں پاکستان بھیج دینے کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں جبکہ پولیس اور انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی۔ پولیس کے رویے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے اوپر سے کوئی ہدایت دی گئی ہے کہ مظاہرین جو چاہیں کریں وہ ان کی حفاظت کا بھرپور فریضہ انجام دے۔ مظاہرین کو ان کی منزل کی طرف لے جانے میں پولیس پورا تعاون دے رہی تھی جبکہ مسلمانوں کو باہر نکلنے سے بھی منع کیا جا رہا تھا، لیکن مسلمانوں کے صبر و استقلال اور فرقہ پرستوں کے منصوبوں سے واقفیت نے فرقہ پرستوں کی تمام خواہشات کو پامال کر دیا، جہاں جہاں ان فرقہ پرستوں نے مظاہرے کیے یا جلوس نکالے وہاں خود ہندو عوام نے انہیں منہ نہیں لگایا۔ مظاہرین اور جلوس آگے بڑھتے رہے اور [illegible] ذبح شر کے بعد ہندوؤں کا تماشا ہی ہوا کہ دکانیں کھولتے رہے اور پھر شام تک حسب معمول کاروبار کرتے رہے۔

یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ فرقہ پرست طاقتیں مسلسل اشتعال انگیز نعرے لگاتے رہے، فحش گالیوں سے گندہ کرتے رہے اور حکومت و انتظامیہ خاموش تماشائی بنی رہی۔ اگر مسلمانوں کی طرف سے کوئی ذرا سی بھی چوک ہو جاتی تو کیا حکومت اور انتظامیہ اسی طرح خاموش رہ سکتی تھی، گجرات تو بہرحال اس کی گواہ ہے۔

بہرحال کانگریس گجرات میں جو کچھ ہوا ہم اس کی مذمت کرتے ہیں، اس کے ساتھ ہی ہم اپنے حکمرانوں سے صاف صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ اگر ملک سے اس طرح کے واقعات کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو پہلے وہ اپنی نیت درست کریں اور جو لوگ ان کی سرپرستی کا فائدہ اٹھا کر ملک کو فرقہ پرستی کی آگ میں جھونک رہے ہیں ان کی [illegible] اور انہیں بتادیں کہ یہ انسانوں کا ملک ہے نہ کہ درندوں کا۔ اکشردھام مندر کا واقعہ ہو، گودھرا کا حادثہ ہو یا مسلسل تین مہینوں تک چلنے والا گجرات کا قتل عام، ملک کو تباہ و برباد کر دینے کی سازش کا ہی حصہ ہیں اور اگر ان واقعات پر ہندو شدت پسندوں کو سیاست کرنے کی اجازت دی جاتی رہی تو پھر کوئی بعید نہیں ہوگا کہ [illegible] اور جس طرح سوویت روس ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اسی طرح فرقہ پرست ہندوستان کو بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے۔ ◻◻

ملک و ملت بچاؤ تحریک اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے پہلا قدم ہے

[illegible]

اخباری اطلاع نامہ ۴۶

[illegible]

اخباری اطلاع نامہ ۴۷

[illegible]

وزیر اعظم کا دورہ امریکہ کیا کھویا کیا پایا

سابق خارجہ سکریٹری جناب جے این دکشت کی ایک تجزیاتی تحریر

وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی اور صدر پرویز مشرف نے ستمبر کے پہلے چند ہفتوں میں امریکہ کا سفر کیا ہے۔ انھوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کی ہے اور دونوں کے اس سفر کے دو ہی مقصد تھے۔ ایک امریکہ میں گزشتہ سال ہونے والے دہشت گردانہ حملے کی پہلی برسی کے موقع پر نیویارک میں منعقد ہونے والی تقریبات میں شرکت کرنا اور دوسرے اس موقع کا استعمال کرکے ... اپنے مفادات کی طرف دنیا کے اس سب سے ... کی توجہ مبذول کرائیں۔

[illegible]

مایاوتی کے ہوس اقتدار سے اتر پردیش میں ہندوتو کا ایجنڈا پھر سرگرم

[illegible]

جیل بھرو آندولن کے لئے جمعیۃ علماء دہلی کے زیر اہتمام حلقہ وار جلسوں کا سلسلہ جاری

فہرست کنوینرس مجالس عمل اضلاع ملک و ملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ء

صوبہ آندھراپردیش

صوبہ مشرقی اترپردیش

صوبہ مغربی یوپی و اترانچل

صوبہ آسام

صوبہ بنگال

صوبہ مدھیہ پردیش

پہلے مرحلہ میں ۱۰ ہزار سے ۲۰ ہزار گرفتاری کی توقع

تحریک کے لئے انتظامات مکمل

بورسد کا فساد اور جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا دورہ

ملک و ملت بچاؤ تحریک وقت کی اہم ضرورت

گاندھی نگر گجرات کے سوامی نارائن مندر پر حملہ، قابل مذمت

نئی دہلی، ۲۳ جولائی ۲۰۰۲ء

اکشردھام پر حملہ پورے ملک کے خلاف دہشت گردی ہے

بقیہ: ہندستان خون اور قربانی مانگ رہا ہے ... صفحہ ۵ سے

بقیہ: گوشۂ روزگار ... صفحہ ۵ سے

بقیہ: ہندوتو کا ایجنڈا پھر سرگرم ... صفحہ ۹ سے

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 30 Sep./1 Oct. 2002
4 - 10 October 2002
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11052/ 2002

منظر پس منظر

منصور علی خان کاز دار

معاشرتی زوال | احیاء پرستی | زبان کی شدھی | چوطرفہ یلغار

معاشرتی زوال

مسلم معاشرہ کا زوال یوں تو انگریزوں کی حکومت میں ہی شروع ہو چکا تھا، لیکن ہندوستان کی آزادی کے بعد سے اس میں غیر معمولی تیزی آ گئی۔ مسلمانوں کی نئی نسل نے انگریزی حکومت کا دور نہیں دیکھا، جو ان کے مقابلے میں نسبتاً حکومت کی مذہبی غیر جانب داری کا دور تھا۔ ہندو اور مسلمانوں کو لڑانا برطانوی حکومت کی مکمل سیاسی اور انتظامی حکمت عملی تھی اور احیاء ہندوستان کی قدیم تاریخ اور کثیر طبقاتی سماج میں پہلے سے ہوتا آیا ہے جس طبقہ اور ادارات کو کلی برتری حاصل تھی اس نے ہمیشہ یہی کھیل کھیلا۔ برطانوی سامراج نے نفرت اور تعصب کی پسندی کی روئی اور سختی ہوئی [illegible] کو بڑھاوا کر اس سے سیاسی اور انتظامی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی، مگر اب تو نفرت اور دشمنی کی یہ چنگاری منظم نسل پرستی اور انجمنوں کی انتہائی شکل تک پہنچ گئی ہے۔ جس کی بھیانک مثال گجرات کے حالیہ مسلم کش فسادات ہیں۔ مسلم معاشرہ کے زوال کا ایک بہت بڑا سبب ان کی مذہبی اور تعلیمی پسماندگی ہے۔ تعلیم کی کمی اور دین و مذہب سے ان کی دوری سے بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اسے ہندو کلچر، ہندو رسم و رواج اور ہندوانہ طور طریقے سے پُر کیا جا رہا ہے اور اس کو روشن خیالی اور جدید ذہنوں سے ہم آہنگی کا نام دیا جا رہا ہے۔ بعض اوقات ہمارے بعض لوگ مسلمانوں میں مغربی کلچر کی مرایت کا رونا روتے ہیں، اسے برصغیر ہندوستان میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ہندو اکثریت نے اپنایا۔ پھر مسلمانوں نے انگریزی معاشرہ میں بچے ہوئے اسے اپنایا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجموعی طور پر برصغیر میں مسلم تہذیب اور سماج میں مغربی کلچر کی مرایت براہ راست نہیں ہوئی، بلکہ دوسروں کے توسط سے ہوئی۔ نظام تعلیم کسی کلچر کو رائج کرنے کا موثر ذریعہ ہوتا ہے۔ اسی طرح مغربی طرز تعلیم کے ذریعے اکثریت نے مغربی کلچر اختیار کیا اور دوسروں میں پھیلایا۔ رہی سہی حکومت وقت کی سرپرستی اور اکثریت کے بر سر اقتدار انجمنوں نے بھی اسے اپنایا۔

احیاء پرستی

انگریزی حکومت کے دور میں انگریزی پڑھنے والے اور انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں کا تناسب نہایت قلیل اور اکثریت کے تعلیم یافتہ لوگوں کے مقابلہ میں بہت کم تھا۔ اسی تناسب سے ان میں مغربیت کے اثرات اور مغربی کلچر بھی کم تھا۔ لیکن ہندوستان کی آزادی کے بعد یہ تناسب زیادہ ہو گیا اور اسی تناسب سے مسلمانوں میں بھی مغربی کلچر کو فروغ ملا۔ ہر ایک کلچر کی ایک زبان ہوتی ہے۔ جس سے اس کی اہم خصوصیات ظاہر ہوتی ہیں۔ پھر ہر ایک زبان کا ایک ماخذ اور پس منظر بھی ہوتا ہے۔ ہندی زبان کا ماخذ قدیم زبان سنسکرت ہے۔ یہ قدیم زبان اپنے دامن میں آریائی ہندو کلچر سمیٹے ہوئے ہے۔ اسی سے سنسکرتی کی اصطلاح وجود میں آئی جس سے کلچر مراد لیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ کے کسی بھی دور کا مطالعہ کر کے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ سنسکرت کبھی عوام کی زبان رہی ہے۔ زبانیں وقت کی ضرورت سے پیدا ہوتی ہیں اور مر جاتی ہیں۔ انہیں زندہ رکھنے اور فروغ دینے میں مختلف عوامل اور محرکات کام کرتے ہیں۔ جیسے اسرائیلی یہودیوں نے قدیم زبان عبرانی کو زندہ کیا اور سرکاری زبان بنا دیا۔ اسی طرح ہندوستان کے کچھ قدامت پرست ہندو عناصر سنسکرت اور اس کے ذریعے سنسکرتی یعنی قدیم کلچر کو زندہ کر کے اور پورے ملک پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد سے سنسکرت آمیز ہندی کو رواج دیا جا رہا ہے۔ بعض اوقات سرکاری شعبوں میں ایسے ثقیل اور غیر مانوس الفاظ اور اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں جن کا مفہوم بھی ہر ہندوؤں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ جب کہ ان کی جگہ انگریزی اصطلاحیں آسان اور تقریباً سبھی کے لیے قابل فہم ہوتی ہیں۔ اسرائیل جیسے چھوٹے ملک کے لیے تو قدیم عبرانی زبان کو زندہ کرنا اور فروغ دینا ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے وسیع و عریض، کثیر اللسانی اور کثیر طبقاتی ملک اور سماج کے لیے یہ آرزو کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ پورے ملک میں تو کیا کسی ایک صوبہ یا ریاست میں بھی یہ خواب شاید ہی شرمندہ تعبیر ہو سکے۔ یوپی کی مثال سامنے ہے۔ یہاں سرکاری اسکولوں میں سنسکرت کی تعلیم ابتدائی درجات سے کر دی گئی درجات تک لازمی ہے لیکن ان مساعی کی کوششوں کے باوجود عام اور تعلیم یافتہ لوگوں کی اکثریت بول چال اور روزمرہ کے کاموں میں سنسکرت تو کیا سنسکرت آمیز ہندی بھی استعمال نہیں کرتی۔

زبان کی شدھی

یوپی میں مسلم آبادی کا تناسب ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کافی زیادہ — ۱۵ فیصدی — ہے۔ آزادی سے پہلے اور کچھ عرصہ بعد تک یہاں کے مسلمانوں کی اکثریت اپنے گھر میں، عزیز و احباب اور کاروباری حلقوں میں بولنے، لکھنے، پڑھنے اور روزمرہ زندگی میں اردو کا ہی استعمال کرتی چلی آ رہی تھی۔ لیکن ۱۹۴۷ء کے بعد بڑی تیزی کے ساتھ سب کچھ بدل گیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ نئی مسلم نسل جو آزادی کے وقت [illegible] اور اپنے مخصوص ثقافتی اور دینی ورثہ سے محروم ہوگی۔ ۱۹۷۰ء میں تمام سرکاری اور منظور شدہ اور امداد یافتہ غیر سرکاری اسکولوں میں ہندی زبان کی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی۔ آج صورت حال یہ ہے کہ کئی دو نسلوں کے نوجوانوں اور بچے [illegible] بولنے اور [illegible] جانے والی [illegible] کی کوشش کرتے ہیں۔ اردو کی زبان سے عام فہم اردو الفاظ کی جگہ سنسکرت آمیز ثقیل، غیر مانوس اور مشکل الفاظ آ گئے ہیں جیسا کہ پہلے کہا گیا۔ ہر ایک زبان کا اپنا ایک ثقافتی پس منظر ہوتا ہے۔ [illegible] سنسکرت آمیز ہندی [illegible] کلچر (سنسکرتی) کا [illegible]

ہیں۔ یہ کثرت استعمال [illegible] ایک [illegible] اسلامی [illegible] کے [illegible] ہیں۔

چوطرفہ یلغار

[illegible] مسلمانوں کی [illegible] عقیدہ اور دینی رسوم اور فرائض کی بجائے ہندوانہ رسوم اختیار کر رہے ہیں۔ [illegible] سیاست، معاشرت، ثقافت اور سماجیات کی چوطرفہ یلغار ہے۔ سرکار پورے ملک میں مسلمانوں کی کل تعداد [illegible] کروڑ بتاتی ہے۔ [illegible] ۲۰-۲۵ کروڑ سے کم نہیں ہے۔ اگر سرکاری اعداد و شمار کو درست مان لیا جائے تو بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملک کے کسی بھی شعبہ میں مسلمانوں کی نمائندگی ۲-۳ فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ صورت حال [illegible] کے تحت ہندوستان کے [illegible] نظام کی [illegible] ہے۔ [illegible] سرکاری اور نیم سرکاری اور نجی شعبوں میں ان کی تعداد [illegible] کے خلاف [illegible] دشمنی [illegible] مدارس کو [illegible] دہشت گردی کے اڈے [illegible] ختم کرنے کے لیے نئے نئے بہانے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ [illegible] دینی مدارس ہی مسلمانوں کی دینی اور ثقافتی شناخت کا ذریعہ ہیں۔ [illegible] صورت حال [illegible] کی جڑیں [illegible] چوطرفہ یلغار [illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی
چیف ایڈیٹر و ناشر: مولانا اسعد مدنی
ایڈیٹر: محمد حنیف احمد [illegible]
[illegible]: [illegible]
مقام اشاعت: مدنی ہال ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲
[illegible]